دعوت وتبلیغ کی عالمی شوریٰ کے امیر

حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

محمد اعجاز مصطفیٰ

دنیا میں جو بھی آیا ہے، اسے ایک نہ ایک دن جانا ہے، دوسرے لفظوں میں دنیا میں آنا جانے کی تمہید ہے۔ ایک عام آدمی دنیا سے جاتا ہے تو اس کے جانے کا نقصان ایک، گھر، ایک کنبہ، خاندان یا ایک جماعت کا ہوتا ہے، لیکن جب ایک عالم اس دنیا سے جاتا ہے تو وہ ایک عالم کا نقصان ہوتا ہے، جیسا فرمایا گیا کہ "موت العالم موت العالم" یہی کیفیت حضرت مولانا زبیر الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ ان کے جانے سے عالمِ دنیا یتیم ہوگیا ہے، اس لیے کہ وہ پورے عالم اور دنیا میں پھیلی ہوئی تبلیغی جماعت کی عالمی شوریٰ کے امیر اور فیصل تھے۔

اہل اللہ آئے دن اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں اور ان کے جانے سے امت مسلمہ ان کی دعاؤں، توجہات اور برکات سے محروم ہو رہی ہے، انہیں اہل اللہ اور اکابر بزرگوں میں سے حضرت جی ثالث حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلوی نور اللہ مرقدہٗ کے فرزند ارجمند، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفہ مجاز ونواسے، داعی کبیر، عظیم محدث، عالم باعمل، صوفی باصفاء، نمونۂ زہد، اسلاف کی روایات کے امین، مجاہدانہ کردار کے پیکر اور علومِ شریعت وطریقت کے جامع، حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ بھی تھے جو اس دنیائے رنگ وبو میں ۶۴ رسال گزار کر ۱۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ، مطابق ۱۸ر مارچ ۲۰۱۴ء بوقت فجر دہلی میں انتقال فرماگئے۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما أخذ ولہٗ ما أعطی وکل شيء عندہٗ بأجل مسمّٰی۔

حضرت مولانا محمد زبیر الحسنؒ کی ولادت ۱۰ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۹ھ، مطابق ۳۰ر مارچ ۱۹۵۰ء میں حضرت جی ثالث کے گھر میں ہوئی۔ آپ کے حفظ قرآن پاک کی بسم اللہ ۵ر جمادی الاولیٰ ۱۳۷۴ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۵۴ء ہفتہ کے دن میں رئیس الاولیاء حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رائے پور میں ہوئی۔

اس مجلس میں قطب عالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب، مولانا اکرام الحسن صاحب، رئیس المبلغین مولانا محمد یوسف صاحب، حضرت جی ثالث مولانا محمد انعام الحسن صاحب اور مولانا محمد ہارون و مولانا طلحہ صاحبان بھی موجود تھے۔ قرآن پاک کے حفظ کی تکمیل رائے پور ہی میں ہوئی۔

حفظ قرآن کے بعد فارسی وعربی کی تعلیم ہدایۃ النحو و کافیہ تک گھر پر مختلف اساتذہ سے حاصل کی۔ ۱۵ر شوال ۱۳۸۵ھ مطابق ۶ر فروری ۱۹۶۶ء میں مظاہر علوم میں داخل ہوئے، یہاں آپ نے شرح جامی اور شرح وقایہ سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ ۱۳۹۰ھ میں جامعہ مظاہر علوم سے فراغت پائی اور دہلی مرکز حضرت نظام الدین پہنچ کر اپنے والد ماجد حضرت مولانا انعام الحسن صاحب کی زیر تربیت رہتے ہوئے علمی ودعوتی مشاغل میں مصروف و منہمک ہوئے اور سفر وحضر میں برابر اپنے والد ماجد کی نگاہِ تربیت میں رہے۔

مولانا مرحوم اپنے دور کے کامیاب مدرس بھی تھے، چنانچہ انہوں نے مرکز تبلیغ کے تحت قائم مدرسہ کاشف العلوم میں مسلسل اور کامیاب طریقے سے تدریسی فرائض انجام دیئے۔ آپ نے کئی سال تک درجہ عربی ابتدائی میں حمد باری، پنج گنج، میزان الصرف، نور الایضاح اور درجہ وسطیٰ میں کنز الدقائق، الادب المفرد، ریاض الصالحین، وغیرہ پڑھانے کے بعد فن حدیث میں مشکوٰۃ شریف، مسلم شریف پڑھائیں اور پھر ایک عرصہ تک بخاری کا درس دیا۔

۲۵ر شوال ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۵ر جنوری ۱۹۶۹ء بروز چہارشنبہ میں آپ کا نکاح مسعود حضرت مولانا الحاج حکیم محمد الیاس صاحب سہارنپوریؒ کی صاحبزادی اور شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ کی نواسی طاہرہ خاتون سے عمل میں آیا۔

دعوت وتبلیغ کے سلسلہ کی سب سے پہلی تقریر آپ نے ۱۹ر رجب ۱۳۹۴ھ مطابق ۹ر اگست ۱۹۷۴ء میں دفتر مدرسہ قدیم کی مسجد میں کی۔ اس تقریر میں آپ نے ۶ نمبر بیان کیے۔ آپ کے والد حضرت مولانا انعام الحسن رحمۃ اللہ علیہ بھی اس موقع پر مسجد میں موجود تھے۔ تکمیل علوم کے بعد آپ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ سے بیعت ہوئے اور ان کے زیر ہدایت رہ کر ذکر وشغل سے مشغول رہے۔ ۳ر ربیع الاول ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۰ر فروری ۱۹۷۸ء بروز جمعہ حضرت شیخ نے آپ کو اجازت وبیعت وخلافت سے نوازا۔ یہ اجازت وخلافت مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ میں دی گئی تھی۔ مولانا مرحوم کو حضرت مولانا محمد الیاس قدس سرہٗ کے سلسلے میں اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد انعام الحسن نور اللہ مرقدہٗ سے بھی اجازت بیعت وخلافت حاصل تھی۔

مولانا نوع بہ نوع خوبیوں اور عمدہ صفات کے حامل انسان تھے۔ تواضع، انکسار، حلم، جود وسخا، للّٰہیت، خوف وخشیت، اللہ واسطے کی دوستی، اللہ واسطے کی دشمنی، بڑوں کا اکرام، چھوٹوں پر شفقت، دین کے سلسلے میں مسلسل محنت، شب بیداری آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ مولانا نے فراغت کے بعد دعوت

وتبلیغ کے لیے بڑی محنت کی ہے۔ ۱۹۹۵ء میں جب حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت جی ثالث حضرت مولانا محمد انعام الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو امارت کا طریقہ کار ختم کرکے عالمی شوریٰ بنادی گئی، حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی شوریٰ کے امیر اور فیصل مقرر ہوئے، نیز آپ کے والد رائے ونڈ کے عالمی اجتماع کی دعا اور نکاح کی مجلس کا بیان فرمایا کرتے تھے، یہ ذمہ داری بھی ۱۹۹۵ء کے بعد سے آپ ہی نبھاتے رہے۔

آپ میں اپنے والد مرحوم کی خوبیاں اور خصوصیات بڑی حد تک رچ بس گئی تھیں، اپنے والد کی طرح تبلیغی اجتماعات و مرکز نظام الدین میں بہت کم بیان کرتے، لیکن شاید ہی کوئی اجتماع ان کی دعا کے بغیر مکمل ہوا ہو اور روزانہ مرکز نظام الدین سے جو سینکڑوں کی تعداد میں جماعتیں روانہ ہوتی ہیں، ان کی روانگی سے قبل حضرت کی مختصر، مگر جامع نصیحت کے ساتھ دعا کا بھی معمول تھا، روزانہ وہی الفاظ اور وہی انداز، لیکن ہر روز ایک الگ اثر، ایک الگ کیفیت۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کافی عظیم الجثہ تھے، اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں کہ کب سے وہیل چیئر پر تھے، آسانی سے نقل وحرکت از حد دشوار تھی، عمر بھی کافی ہوگئی تھی، لیکن ان سب کے باوجود مرکز کا مشورہ (جو روزانہ ٹھیک نو بجے بنگلہ والی مسجد میں شروع ہوتا ہے جس میں عالمی سطح کے امور طے کیے جاتے ہیں اور سال لگانے والوں کو مشورہ میں شرکت کی اجازت ہوتی ہے) کا کبھی ناغہ نہیں کیا، خادم کے ساتھ وہیل چیئر پر آتے، سر جھکا کر امور سنتے، شاید ہی کسی چیز پر اعتراض کیا ہو۔ مرحوم ان لوگوں میں سے تھے جن کو اہل علم تقویٰ، اعزہ واقارب جلد بھولیں گے، نہ بھولنا گوارا کریں گے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پسماندگان میں تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں اور بے شمار اہل تعلق واہل محبت چھوڑے ہیں۔

آپ کی نمازِ جنازہ اسی دن رات دس بجے مرکز نظام الدین میں حضرت مولانا محمد سعد کاندھلوی مدظلہ نے پڑھائی، بعد ازاں اکابرین کے پہلو میں مرکز کے قریب آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

نمازِ جنازہ میں جمعیت علمائے ہند کے سیکرٹری جنرل مولانا سید محمود اسعد مدنی، دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا عبدالخالق سنبھلی، مظاہر العلوم سہارنپور کے ناظم مولانا محمد شاہد سہارنپوری، تبلیغی مرکز نظام کے اکابرین مولانا احمد لاٹ، مولانا ابراہیم بودلہ، مولانا اسماعیل گودھرا وغیرہ حضرات شریک ہوئے۔

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس، نائب رئیس، اساتذہ، علماء وطلبہ اور انتظامیہ آپ کی رحلت کو امت کا عظیم نقصان قرار دیتی ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مولانا کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائیں، دارِ آخرت کی تمام سعادتیں نصیب فرمائیں اور آپ کی جملہ حسنات کو شرفِ قبولیت سے نوازیں۔ ادارہ بینات اپنے باتوفیق قارئین سے حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ کے لیے ایصالِ ثواب اور دعواتِ صالحہ کی درخواست کرتا ہے۔